روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
بدھ 20 جنوری 2010ء 4 صفر 1431 ہجری 20 صلح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 16

صداقت کی سب سے بڑی دلیل

مشہور مستشرق جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے۔
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صداقت کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ آپؐ پر ایمان لانے والے ابتدائی لوگوں میں آپؐ کے قریبی دوست، گھریلو تعلقات والے افراد تھے جن کا آپ کی ذاتی زندگی سے قریبی واسطہ تھا، جنہیں کبھی کوئی ایسی معمولی سی بات بھی نہیں ملی جو ایک دھوکہ دینے والے کی معاشرتی زندگی اور ذاتی زندگی میں فرق کرتی ہے۔
(Johan Davenport: An Apology for Mohammed and the Koran London 1869 P.17)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اس وقت اس کا نام خلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جلشانہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ (۔) یعنی تو ایک بزرگ خُلق پر قائم ہے سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنے ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت، شجاعت، عدل، رحم، احسان، صدق، حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔ غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب، حیا، دیانت، مروت، غیرت، استقامت، عفت، زہادت، اعتدال، مواسات یعنی ہمدردی۔ ایسا ہی شجاعت، سخاوت، عفو، صبر، احسان، صدق، وفا وغیرہ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہوگا۔ اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔ چونکہ انسان کے طبعی خواص میں سے ایک یہ بھی خاصہ ہے کہ وہ ترقی پذیر جاندار ہے اس لئے وہ سچے مذہب کی پیروی اور نیک صحبتوں اور نیک تعلیموں سے ایسے طبعی جذبات کو اخلاق کے رنگ میں لے آتا ہے۔ اور یہ امر کسی اور جاندار کے لئے نصیب نہیں۔

﴿اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10 ص 333﴾

عشرہ وصولی چندہ
تحریک جدید

تحریک جدید کے سال نو کے اعلان پر خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2009ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
''آج سے چند سال پہلے مثلاً جامعہ احمدیہ صرف ربوہ میں تھا۔ جہاں (مربیان) تیار ہوتے تھے اور اس میں ہر سال زیادہ سے زیادہ تیس پینتیس لڑکے داخل ہوتے تھے...... گزشتہ تقریباً تین سال سے جامعہ ربوہ میں ہی ہر سال 200 سے اوپر بچے داخل ہوتے ہیں ظاہر ہے اس کے انتظامات کیلئے اخراجات میں اضافہ بھی ہوا ہے......
مستقبل میں جماعت احمدیہ کے کاموں میں پیدا ہونے والی وسعت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔
''اللہ کرے کہ ہمارے ایمان بھی ان کو دیکھ کر بڑھتے چلے جائیں۔ ہماری قربانیاں بھی بڑھیں ہماری ترقی کی رفتار بھی بڑھے اور ہم فتح کے نظارے بھی دیکھنے والے ہوں۔''
(روزنامہ الفضل 22 دسمبر 2009ء)
حضور انور کے اس قیمتی ارشاد کی روشنی میں لازم ہے کہ سال نو کی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ رونما ہو اور سال 76 کے لئے حسب ارشاد حضور انور پہلے سے زیادہ قربانیاں پیش کی جائیں۔ لہٰذا جماعتوں سے درخواست ہے کہ مورخہ 2 تا 12 فروری 2010ء ''عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید'' منانے کا اہتمام کریں۔ اس سلسلہ میں ذیلی تنظیموں سے بھی بھرپور تعاون حاصل کیا جائے اور عشرہ بھر کی مساعی کی رپورٹ وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ کو بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)

اکتوبر 2009ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی دعوت الی اللہ سرگرمیوں کی مختصر جھلکیاں

کینیڈا کے شمالی علاقوں میں دعوت الی اللہ، جلسہ ہائے سیرت النبیؐ، بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد، نیشنل دعوت الی اللہ ڈے۔ احمدیت کے تعارف پر مشتمل فولڈرز کی تقسیم

(رپورٹ: شعبہ دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ کینیڈا)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں نارتھ یارک اونٹاریو، ایڈمنٹن وغیرہ کی جماعتیں شامل ہیں۔ جن میں بعض غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔ اور پروگرام کے آخر پر سوال وجواب کے لئے وقت بھی دیا گیا۔

مورخہ 25/اکتوبر 2009ء کو ایڈمنٹن میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ مقامی اخبار نے اس جلسہ کی کوریج کی۔ احمدیت کے تعارف پر مبنی 400 سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ 23 مہمان اور 200 احبابِ جماعت شریک ہوئے۔ ایم ٹی اے کے لئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

مورخہ 17/اکتوبر 2009ء کو نارتھ یارک انٹاریو میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں احبابِ جماعت کے علاوہ 12 مہمان شامل ہوئے اور پروگرام کے آخر پر سوال جواب کی ایک دلچسپ محفل منعقد ہوئی۔

بین المذاہب کانفرنسز

مورخہ 8/اکتوبر 2009ء کو Quesnel, BC میں New Caledonia College میں ''خدا کا وجود اور انسانی دکھوں'' کے موضوع پر New Caledonia College میں بین المذاہب پروگرام کیا گیا، جماعت کے علاوہ سکھ، بدھ، عیسائی اور Aboriginal مذاہب کے نمائندوں، 66 مہمانوں اور 11 احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ شہر کے میئر Mary Sjostrom نے بھی شرکت کی مقامی ٹی وی نے پروگرام کی کوریج کی۔

مورخہ 18/اکتوبر 2009ء کو ہملٹن میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کا عنوان ''خدا کا کردار، اس کے کام اور اس کے اثرات'' تھا۔ یہ پروگرام Bishop Ryan CatholicHigh School میں ہوا۔ اس کانفرنس میں بدھ مت، ہندومت، یہودیت، دہریہ یعنی لادینیت، روائتی قدیمی مذہب، عیسائیت اور دین حق کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کو پیش کیا۔ اور کانفرنس کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب ہوئے اور لوگوں نے بہت دلچسپی ظاہر کی۔

مورخہ 19/اکتوبر 2009ء کو البرٹا Olds میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کا عنوان تھا ''مذہب معیشت کو کس طرح متاثر کرتا ہے اور خود معیشت سے کس طرح متاثر ہوتا ہے؟''۔ 48 مہمان اور 37 جماعت کے احباب شامل ہوئے۔ آخر پر سوال و جواب کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ہوا۔ اخبار کے ایک نمائندہ نے کوریج کی۔

مورخہ 22/اکتوبر 2009ء کو Red Deer College البرٹا میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کی گئی جس کا عنوان ''اگر خدا موجود ہے تو انسان دکھوں میں کیوں مبتلا ہوتا ہے؟'' تھا۔ 475 مہمان شامل ہوئے اور جماعت کے 110 افراد نے بھی شرکت کی۔

مورخہ 27/اکتوبر 2009ء کو Sault Ste Marie میں بین المذاہب پروگرام کیا گیا۔ جس کا عنوان'' میں اپنے مذہب پہ کیوں ایمان رکھتا ہوں؟'' تھا۔ 70 سے زائد مہمان شامل ہوئے، ریڈیو، ٹی وی اور اخبار کے نمائندوں نے شرکت کی۔

اسی دن شہر کے پولیس چیف Robet B. Davies اور اُن کی ٹیم کو محترم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ایک گھنٹہ کے پروگرام میں دین حق کا تعارف کروایا اور سوالوں کے جوابات بھی دئے گئے۔

مورخہ 29 اکتوبر 2009ء کو Huntsville انٹاریو میں بین المذاہب پروگرام منعقد ہوا، جس کا عنوان ''ذہنی سکون، مذاہبِ عالم اس بارہ میں کیا کہتے ہیں؟'' تھا۔ 43 مہمانوں اور 25 احباب جماعت نے شرکت کی۔

مورخہ 29/اکتوبر کو Spruce Grove البرٹا میں بین المذاہب پروگرام کیا گیا، جس کا عنوان تھا۔ ''کیا فیملی لائف کی بنیاد مذہب پر ہوسکتی ہے؟'' 70 مہمان اور 30 احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ آخر پر سوال و جواب کا ایک دلچسپ پروگرام بھی ہوا۔

مورخہ 29/اکتوبر کو وان انٹاریو میں ایک چرچ کی طرف سے منعقد کے گئے بین المذاہب پروگرام میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا اور 15/افرادِ جماعت شامل ہوئے۔

دین حق کا تعارفی پروگرام

مورخہ 17/اکتوبر 2009ء کو دین کے تعارف پر مشتمل پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس دلچسپ پروگرام میں برموڈا اسلامک سنٹر کے صدر Salim Talbot نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا تعارف مقامی اخبار میں شائع ہوا۔ 19 لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

بیت محمد کے امام Bassim نے بھی شرکت کی۔ تین بک سٹال لگائے گئے۔ 20 لوگوں نے لٹریچر لیا۔

مورخہ 24-25/اکتوبر 2009ء کو Sault Ste Marie میں ایک چرچ میں دین کے تعارف پہ تین پروگرام کئے گئے۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 800 تھی۔

نیشنل دعوت الی اللہ ڈے

مورخہ 14-15/اکتوبر 2009ء کو نیشنل دعوت الی اللہ ڈے میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے جملہ خاندانوں بچوں عورتوں اور مردوں نے منظّم طریق پر اپنے ذمہ الاٹ شدہ گھروں پر دستک دے کر اپنے اور جماعت احمدیہ کے تعارف کے بعد دین حق اور احمدیت کے تعارف کے پمفلٹ تقسیم کئے۔ جن گھروں سے کوئی فرد نہیں آیا اُن کے پتہ جات نوٹ کئے گئے اور بعد میں اُن سے رابطہ کی کوششیں جاری ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک دو لاکھ پچیس ہزار سے زائد پمفلٹ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

اس موقع پر میڈیا کے نمائندے شامل ہوئے۔ CHCH News کے نمائندہ نے انٹرویو لیا۔ Hamilton Sectator نے پریس رپورٹ کے لئے اپنا نمائندہ بھجوایا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے بھی ریکارڈنگ کی گئی۔ 50 مہمانوں نے شمولیت کی۔ اس طرح اس کانفرنس میں 230 احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی اور لوگوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

مورخہ 18/اکتوبر 2009ء کو Huntnsvill انٹاریو میں جماعت کا تعارفی پروگرام کیا گیا۔ مکرم مولانا مختار احمد چیمہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے خطاب کیا۔ یہ پروگرام Trinity United Church میں ہوا اور تین سو مہمانوں نے شرکت کی۔

مورخہ 24-25/اکتوبر 2009ء کو Sault Ste Marie میں ایک چرچ میں دین حق کے تعارف پہ تین پروگرام کئے گئے۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 800 تھی۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی دعوت الی اللہ

مکرم ملک فاران ربانی صاحب طالب علم درجہ رابعہ، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے گھر پر عیسائیوں کے ایک فرقہ Jehovah's Witnesses سے تعلق رکھنے والے ایک شخص اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ تشریف لائے۔ مکرم ربانی صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو انہی کی کتاب مقدس سے ان کے غلط عقائد ثابت کر کے دکھائے اور مزید سوالات بھی ان کے آگے رکھے۔ جس کے جواب میں انہوں نے ہمیں اپنے Church میں مدعو کیا۔

چرچ میں ان کے ساتھ بحث ہوئی۔ وہ پادری صاحب نہ اصل مضمون پر بات کرتے اور نہ ہی ہمارے پیش کردہ سوالوں کا کوئی معقول جواب دیتے۔ مختصر یہ کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے پادری صاحب پر احمدیت کی حقانیت ثابت کر دی گئی۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ان طلباء کو جماعت احمدیہ کا تعارف، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا سر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کی تصدیق میں چند دلائل پیش کرنے کا موقعہ ملا جس سے دوسرے لوگوں نے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر دے اور ہماری حقیر کاوشوں میں برکت ڈالے اور ہمیں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے مطابق دین حق اور احمدیت کا پیغام دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مکرم محمد جاوید صاحب مربی سلسلہ زیمبیا)

زیمبیا کے مشہور زرعی میلہ میں جماعت احمدیہ کا سٹال

زیمبیا مشرقی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جہاں ہر سال ایک زرعی میلہ منعقد کیا جاتا ہے جہاں پانچ دن تک مختلف قسم کے سٹالز لگائے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ زیمبیا بھی اس میں حصہ لیتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی جماعت کا ایک سٹال لگایا گیا جہاں جماعت کے شائع شدہ تراجم قرآن کریم اور دوسری کتب کی نمائش کی گئی۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کی تصاویر بھی نمائش کے لئے رکھی گئیں تا کہ لوگ خود اپنی آنکھوں سے مسیح وقت کی زیارت کرسکیں۔

امسال بھی بہت سے احباب ہمارے سٹال پر آئے اور قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم میں بہت دلچسپی لی۔ اس موقع پر بعض پمفلٹس اور چھوٹی کتب زیادہ دلچسپی رکھنے والے مردوزن میں مفت تقسیم کی گئیں۔ بعض عرب لوگ بھی ہمارے سٹال پر آئے جنہیں رسالہ التقویٰ تحفہ کے طور پر دیئے گئے۔ اس موقعہ پر بعض احباب نے قرآن کریم کے نسخے بھی خریدے۔ اسی طرح بعض دیگر کتب بھی خرید کی گئیں۔ اسی طرح قریباً تمام اسٹالز پر جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کوششوں کو باثمر بنائے اور زیمبیا میں بھی جماعت کی ترقیات کے جلد نظارے ہم دیکھنے والے ہوں۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ‹ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ‹ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ‹ قیمت 5 روپے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پُراثر واقعات

آنحضرتؐ کی عمر

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں دپہلے پہل وحی نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپ 13 برس تک مکہ میں رہے پھر آپ نے ہجرت کی ہجرت کے بعد آپ مدینہ میں 10 برس زندہ رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر 63 سال کی تھی۔

آنحضرتؐ کا گلا گھوٹنا

لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کو مکہ میں سب سے بڑی تکلیف کیا پہنچی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ نے آکر اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال دی پھر اسے مروڑنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چادر آپ کے گلے میں پھانسی کی طرح ہوگئی۔ وہ ظالم اسے اور چکر دیتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ کا دم بند ہوگیا اور قریب تھا کہ آپ مرجائیں۔ حضرت ابوبکرؓ بھی اس وقت وہاں تھے انہوں نے اس کمبخت کے ہاتھ پکڑ لئے اور بمشکل آپ کو چھڑایا اور قرآن کی یہ آیت پڑھی ”کیا تم اس شخص کو صرف اس قصور پر قتل کرتے ہو کہ وہ صرف اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے۔ (اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللّٰہ)

جناب ابوطالب کو امداد کا ثواب

ایک دفعہ حضرت عباس آپ کے چچا نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا آپ کی وجہ سے آپ کے چچا ابوطالب کو بھی کوئی ثواب ہوگا۔ کیونکہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے تھے اور آپ کی خاطر لوگوں سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں ان پر تو اتنی تھوڑی تکلیف ہے کہ جہنم کا عذاب صرف ان کے ٹخنوں تک ہے۔ اگر وہ میری امداد نہ کرتے تو دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوتے۔ مگر جہنم کی آگ ٹخنے تک کی بھی ایسی سخت ہوگی کہ اس کی گرمی سے ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

ابوجہل کا تکبر

بدر کے دن فتح کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی جاکر ابوجہل کا حال تو دیکھو۔ اس پر ابن مسعودؓ اس کی تلاش میں نکلے دیکھا کہ اسے معاذ اور معوذ نے قتل کردیا تھا۔ مگر ابھی ذرا سا دم باقی تھا۔ ابن مسعود نے اس سے کہا کہ کیوں جناب آپ ہی ابوجہل ہیں نا۔ اس نے کہا ہاں۔ اس پر ابن مسعودؓ نے اس کی داڑھی پکڑ لی وہ بولا کیا آج مجھ سے بھی بڑا کوئی آدمی مارا گیا ہے؟ ابن مسعودؓ اس کی گردن کاٹنے لگے۔ تو کمبخت بولا کہ لمبی گردن رکھ کر سر کاٹنا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ میں سب کا سردار ہوں۔ ابن مسعود نے کہا کہ تیری یہ حسرت بھی پوری نہ ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے سر کو اس طرح کاٹا کہ گردن بالکل اس کے ساتھ نہ تھی اور اسے لاکر آنحضرت ﷺ کے قدموں میں ڈال دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔ (بلکہ فرعون سے بدرجہا زیادہ شقی کیونکہ فرعون تو جب ڈوبنے لگا تو اس کا تکبر سب ہوا ہوگیا اور وہ کہنے لگا کہ میں موسیٰ کے رب پر ایمان لایا۔ مگر یہ ابوجہل مرتے مرتے بھی تکبر کے مارے کہتا تھا کہ ذرا لمبی گردن رکھ کے کاٹنا۔ فرعون تو دریا میں غرق ہوا مگر ابوجہل بدر کے کنویں میں غرق کیا گیا)۔

بدر کے بعد کفار کے مُردوں کو خطاب

آنحضرت ﷺ بدر میں فتح کے بعد تین دن تک ٹھہرے۔ تین دن کے بعد آپ سوار ہوئے اور اس کنویں کے کنارے پر تشریف لائے۔ جہاں کفار کی لاشوں کو ڈلوادیا تھا۔ وہاں کھڑے ہوکر آپ نے نام بنام ایک ایک سردار کو پکارا اور کہا کہ کیا تمہیں یہ آسان نہ تھا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بات مان لیتے۔ ہم سے تو جو وعدہ ہمارے رب نے کیا تھا وہ سچا ہوگیا کیا تم نے بھی آگے جاکر اپنے رب کا وعدہ سچا پایا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ مردے سنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا گواہ ہے یہ مردے اس وقت زندوں سے زیادہ میری بات سن رہے ہیں۔

جنگ بدر میں جو صحابہ شریک ہوئے ان کو آنحضرت ﷺ نے سب سے زیادہ فضیلت والا فرمایا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارہ میں فرمایا ہے کہ اے اہل بدر اب جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔

جو مسلمان بدر میں شریک ہوئے تھے ان کو بدری کہتے ہیں۔

آنحضرتؐ کا ایک عبرتناک خواب

آنحضرت ﷺ کی عادت تھی کہ صبح کی نماز پڑھ کر جانماز پر ہی سورج نکلنے تک بیٹھے رہتے۔ کبھی تو حاضرین اپنے حالات اور جاہلیت کے زمانہ کی باتیں سناتے اور کبھی آنحضرت ﷺ خود لوگوں سے پوچھا کرتے کہ اگر تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرے اس پر اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ آپ کو سناتا اور آپ اس کی تعبیر فرماتے ایک دن آپ نے اسی طرح پوچھا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آج ہم نے کوئی خواب نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا آج میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ وہ یہ کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے ایک جگہ لے گئے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور دوسرا کھڑا ہے جو کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک سیخ ہے۔ وہ اس سیخ کو بیٹھے ہوئے آدمی کے جبڑے اس زور سے گھسیڑتا ہے کہ اس کی گدی تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر نکال کر دوسرے جبڑے کی طرف یہی عمل کرتا ہے اور برابر اسی طرح عذاب دیئے جاتا ہے میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے۔ تو ان دونوں نے بیان کیا کہ یہ ایسا آدمی ہے جو جھوٹی باتیں مشہور کیا کرتا تھا اور ہوتے ہوتے اس کی باتیں دنیا بھر میں مشہور ہوجاتی تھیں اور یہ اس کی سزا ہے۔

پھر ہم آگے چلے تو دیکھا کہ ایک شخص چت لیٹا ہے اور ایک دوسرا آدمی اس کے سرہانے پتھر لئے کھڑا ہے اور زور سے اس کے سر پر پتھر مارتا ہے۔ جب پتھر لڑھک کر پرے جا پڑتا ہے تو وہ مارنے والا پھر اسے اٹھا کر لاتا ہے اور جب تک وہ آئے اس شخص کے سر کا زخم اچھا ہوجاتا ہے۔ واپس آکر پھر وہ اسے پہلی طرح سر پر پتھر مارتا ہے۔ غرض اسی طرح ہوتا رہتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو میرے ساتھیوں نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا۔ مگر یہ نہ رات کو قرآن پڑھتا نہ دن کو اس پر عمل کرتا تھا۔ اب اس کو برابر یہی سزا ہوتی رہے گی۔

پھر ہم آگے چلے تو ایک غار دیکھا جس کا منہ تنگ تھا مگر اندر اس کے بہت جگہ تھی۔ اس میں آگ جل رہی تھی اور اس آگ میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں جل رہی تھیں۔ جب آگ زور سے بھڑکتی تو وہ لوگ اس کے شعلوں کے ساتھ اچھلتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ بدکار لوگ ہیں۔

پھر ہم آگے چلے تو دیکھا کہ ایک خون کی نہر ہے جس کے بیچ میں ایک آدمی کھڑا ہے اور ایک آدمی اس کے کنارے پر کھڑا ہے۔ کنارے والے آدمی کے پاس بہت سے پتھر رکھے تھے۔ جب اندر والا آدمی باہر نکلنا چاہتا تو باہر والا پتھر کھینچ کر اس کے منہ پر مارتا جس سے وہ پھر بیچ میں جا پڑتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے جواب ملا کہ یہ سود کھانے والا شخص ہے۔

پھر ہم آگے گئے تو ایک نہایت سرسبز باغ میں پہنچے۔ اس میں ایک بڑا بھاری درخت تھا اور اس درخت کی جڑ میں ایک بزرگ بیٹھے تھے۔ ان کے گرد بہت سے بچے بھی تھے اور درخت کے پاس ہی بیٹھا ہوا ایک اور شخص آگ دہکا رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں جواب ملا کہ یہ بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور بچے جو ان کے گرد ہیں یہ وہ بچے ہیں جو چھوٹی عمر میں معصوم مرگئے ہیں اور یہ شخص جو آگ دہکا رہا ہے یہ دوزخ کا داروغہ مالک نام ہے۔

پھر میرے دونوں رفیق مجھے اس درخت پر چڑھا لے گئے اوپر جاکر میں نے ایک گھر دیکھا وہ مجھے اندر لے گئے وہاں بہت سے جوان مرد اور عورتیں اور بچے تھے۔ پھر اس گھر سے نکل کر مجھے درخت کی دوسری شاخ پر لے گئے۔ وہاں بھی ایک گھر تھا اور بہت شاندار اور خوبصورت تھا اور اس میں بہت سے بڈھے اور جوان تھے۔ میں نے پوچھا یہ گھر کیسے ہیں۔ میرے ساتھیوں نے کہا کہ پہلا گھر تو عام جنتیوں کا ہے اور دوسرا شہیدوں کا۔ پھر میں نے پوچھا کہ تم دونوں شخص کون ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم جبرائیل اور میکائیل ہیں اور انہوں نے مجھے کہا کہ ذرا اپنا سر اٹھا کر دیکھئے۔ تو میں نے دیکھا کہ بادل کی طرح اوپر کوئی چیز ہے۔ میں نے کہا یہ کیا انہوں نے کہا کہ یہ آپ کا گھر ہے میں نے کہا ذرا مجھے اس میں لے چلو انہوں نے کہا ابھی آپ کی زندگی کچھ باقی ہے اگر باقی نہ ہوتی تو آپ اسے دیکھ لیتے۔

ایک پہیلی

ایک دن آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور وہ مومن سے مشابہ ہے۔ بتاؤ وہ کونسا درخت ہے؟ حاضرین مختلف جنگلی درختوں کے نام لینے لگے۔ آخر نہ بتا سکے تو عرض کیا یارسول اللہ آپ ہی بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عمرؓ کے لڑکے عبداللہ بھی اسی مجلس میں تھے انہوں نے گھر میں آکر اپنے والد سے کہا کہ میرے دل میں بھی کھجور کا درخت ہی تھا۔ مگر بڑے بڑے آدمیوں کی شرم کی وجہ سے میں بول نہ سکا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بیٹا اگر تم اس وقت آنحضرت ﷺ کی پہیلی بوجھ دیتے تو مجھے بہت ہی خوشی ہوتی۔

بچوں سے مذاق

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے جب میری عمر 6 برس کی تھی تو میں آنحضرت ﷺ کے سامنے گیا۔ آپ اس وقت ایک ڈول میں سے پانی پی رہے تھے۔ پانی پی کر آپؐ نے ایک کلی بھر کر ہنسی سے میرے منہ پر ماری۔

بچوں کے کام کی باتیں

ایک دفعہ ابن مسعودؓ صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ!

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ نماز جو وقت پر پڑھی جائے انہوں نے عرض کیا اس کے دوسرے درجہ پر فرمایا کہ ماں باپ کی فرمانبرداری۔

صفائی پسندی

آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہر شخص جمعہ کے دن نہائے، مسواک کرے، صاف کپڑے پہنے، خوشبو لگائے پھر مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے جائے۔

کیا میں اپنے خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں

مغیرہؓ صحابی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تہجد کی نماز میں اتنی اتنی دیر تک عبادت کرتے رہتے تھے کہ آپ کے پیر کھڑے کھڑے سوج جایا کرتے تھے۔ جب لوگ عرض کرتے کہ حضور اتنی تکلیف نہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو بخش دیا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ فرماتے تو کیا میں اپنے خدا کا شکر گزار بندہ بھی نہ بنوں؟

شرم وحیا ایمان کی نشانی

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ مدینہ میں جا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک انصاری اپنے چھوٹے بھائی پر خفا ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ بھلے مانس تو اتنی شرم کیوں کرتا ہے آپ نے فرمایا یہ کیوں کہتے ہو شرم و حیا تو بہت اچھی چیز ہے بلکہ ایمان کی نشانی ہے۔

آنحضرتؐ کو شہادت کا شوق

ایک دن آنحضرت ﷺ نے صحابہ کے سامنے بیان کیا کہ میرا دل تو یہی چاہتا ہے کہ خدا کے راستے میں مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔ غرض اسی طرح ہمیشہ قربان ہوتا رہوں۔

اسلام کی پانچ بنیادیں

آنحضرت ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ اسلام کے پانچ اصول ہیں۔ (1) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ (2) نماز پڑھنا۔ (3) زکوٰۃ دینا۔ (4) رمضان کے روزے رکھنا۔ (5) حج کرنا۔

(الفضل 22 جنوری 1929ء)

حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس

آپؓ رسول اکرمؐ کے دار ارقم میں جانے سے پہلے ایمان لائے۔ حبشہ کی طرف ہونے والی دونوں ہجرتوں میں شامل تھے۔ ایک روایت کے مطابق حبشہ کی طرف ہجرت کرنے میں آپؓ پہلے تھے۔ جب رسول اکرمؐ نے مدینہ ہجرت کی تو آپؓ بھی مدینہ آ گئے اور غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

قادیان جلسہ سالانہ 2009ء کا آنکھوں دیکھا حال

قادیان وہ مبارک بستی ہے جہاں اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود کی پیدائش ہوئی پھر اسی جگہ آپ نے بچپن، اپنی جوانی اور بڑھاپے کا زمانہ گزارا۔ وفات کے بعد یہیں آپ کا مزار ہے۔

آپ کی سانسیں، اس کی فضاؤں اور ہواؤں کو معطر اور مطہر کرتی رہیں۔ اس سرزمین پر آپ نے بہت دعائیں کیں۔ آپ کی دعاؤں کے طفیل بنی نوع انسان نے خدا کی طرف رجوع کیا اور ہزار ہا معجزات اور نشانات جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے کی یہ ارض مقدسہ گواہ ہے اور یہ مقدس، تاریخی اور یادگاری مقامات اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ستارہ قیصریہ میں قادیان کی وجہ تسمیہ میں اس کی برکات واہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

”غرض ناصرہ اور اسلام پور قاضی کا لفظ ایک بڑے پُر معنی نام ہیں جو ایک ان میں سے روحانی سرسبزی پر دلالت کرتا ہے اور دوسرا روحانی فیصلہ پر جو مسیح موعود کا کام ہے“

(ستارہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 119)

پھر قادیان ہی وہ مبارک بستی ہے جس کے ساتھ بہت سی بشارات وابستہ ہیں اور اس کی ترقی کی خبریں خود حضرت مسیح موعود نے دی ہیں۔ جیسے

☆۔ مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔

(تذکرہ صفحہ 666 ایڈیشن چہارم)

☆۔ ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

☆۔ خدا نے اس ویرانہ کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آکر جمع ہوتے ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 95)

☆۔ ”ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ، بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں، روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے، بگھیاں، ٹم ٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شکرمیں، پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے۔ اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔“

(تذکرہ صفحہ 343 ایڈیشن چہارم)

ان تمام بشارات اور خوشخبریوں کو ذہن میں لئے اس نیت سے سفر کا آغاز کیا کہ جا کر قدرت کے تائیدی نظارے دیکھیں کہ کس حد تک قادیان نے ترقی کی۔

ہم نے 24 دسمبر 2009ء کو بارڈر کراس کیا۔ محبت کی وجہ سے ہم جلدی جلدی مگر تنظیم کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے بڑی تیزی سے اپنے قدم آگے بڑھا رہے تھے۔ دونوں اطراف پر خدام ڈیوٹی پر متعین تھے مہمانانِ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف تھے۔ بزرگ مہمانوں کا سامان اٹھا کر ان کی مدد میں سرشار نظر آئے۔ نہایت نرم زبان سے گفتگو کرتے۔ ان میں سے بعض خدام ہر دو اطراف لنگر خانہ حضرت مسیح موعود سے مہمانوں کی تواضع کر رہے تھے۔

بس کے ذریعہ پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد جب بس میں موجود مہمانوں کی پہلی بار نظر منارۃ المسیح پر پڑی تو بس میں ”وہ دیکھو منارۃ المسیح۔ وہ دیکھو منارۃ المسیح“ کی آوازیں بلند تھیں اور سبھی کے زیر لب تسبیح و تحمید سے ہونٹ ہل رہے تھے۔ جسم میں ایک عجیب قسم کا ہیجان تھا جو ناقابل بیان ہے۔ چند لمحوں کے بعد بس کے بٹالہ روڈ سے قادیان کی طرف اپنا رُخ کرنے پر جب نگاہ نے پورے قادیان کا احاطہ کیا تو قادیان کی بستی سے طبعی محبت کے باعث ہر مسافر کی آنکھ نم اور زبان زیر لب تسبیح و تحمید اور درود شریف میں مصروف تھی۔ استقبالیہ سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے اور اھلاً و سھلاً و مرحباً کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اہالیان قادیان نے گرمجوشی سے استقبال کیا اور مہمانوں کی رہائش گاہوں کی طرف راہنمائی کی۔ ہماری رہائش چونکہ پرائیویٹ تھی اس لئے اپنے عزیز و اقارب سے ملاقات کے بعد جب ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے بیت اقصیٰ پہنچے تو اپنے ساتھ سفر کرنے والوں کو بیت الدعا میں دُعا کرنے کے لئے قطار میں لگے اور بعد از ادائیگی نماز ظہر و عصر مہمانوں کے جم غفیر کو بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے مزار پر دُعا کے لئے جمع ہوئے دیکھا۔

مگر آج ایک سو سال کے بعد اس شخص کی قبر پر ہزاروں افراد کا تانتا بندھا ہوا ہے اور منارۃ المسیح پر پانچ وقت کی نداء ہوتی ہے اور بیوت الذکر آباد ہیں اور اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے مخالفین احمدیت کی قبور کا نام ونشان مٹا دیا۔

ایک وقت تھا کہ پارٹیشن کے بعد صرف تین بیوت الذکر آباد تھیں مگر آج قادیان اور نواح میں 11 بیوت الذکر نہ صرف آباد ہیں بلکہ یہاں سے اعلائے کلمہ حق کے لئے سعی ہو رہی ہے۔

بیت مبارک، بیت اقصیٰ اور بیت ناصر آباد تو ہمیشہ سے ہی جماعت احمدیہ کے زیر استعمال رہیں۔

بیت دارالانوار جس کا دوبارہ استعمال 1991ء میں اس وقت شروع ہوا جب وہاں یورپین گیسٹ ہاؤسز بنے اور اب اس بیت کو بہت وُسعت دے کر نیا تعمیر کیا گیا ہے اس عالیشان اور خوبصورت بیت احمدیہ جس کا ڈیزائن بھی بہت ہی پیارا ہے کے باہر چھوٹی اینٹوں سے نقش و نگار کیا گیا ہے کہ مغلیہ عہد کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اس کے اوپر الحکم للہ، العزۃ للہ، القدرۃ للہ، لا غالب الا اللہ کی عبارات کندہ ہیں جو دور سے آنکھوں کے لئے تسکین کا باعث بنتی ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اہم تاریخی بیت احمدیہ بیت النور ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خلیفہ منتخب ہوئے اور مخلصین نے خلافت سے وابستہ رہنے کا عہد بھی اسی جگہ کیا تھا۔ گو اس کا دوبارہ استعمال 1990ء سے ہو چکا تھا مگر اب کوٹھی دارالسلام میں 40 سے زائد نئے گھروں میں احمدی آباد ہونے کی وجہ سے یہ بیت الذکر بھی پوری طرح پُر رونق ہو چکی ہے اور پانچوں وقت نداء کی آوازیں بلند ہوتی ہیں اور نمازیں باجماعت ادا ہوتی ہیں۔

دارالمسیح کے قریب ایک بہت چھوٹی بیت الذکر، بیت الفضل کے نام سے تھی پارٹیشن کے بعد سے اب تک یہ زیر استعمال نہ تھی بلکہ اس کے ملحقہ کمروں میں ایک احمدی فیملی رہائش پذیر تھی۔ گزشتہ دو تین ماہ سے یہ بیت الذکر بھی الحمدللہ آباد ہو چکی ہے اور پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ہوتی ہیں۔

محلّہ دارالبرکات اور محلّہ دارالرحمت کی بیوت الذکر میں بھی پنجوقتہ نمازیں شروع ہو گئی ہیں اور ان دو بیوت الذکر میں تو معلمین بھی متعین ہیں۔ اس کے علاوہ محلّہ دارالفتوح میں واقع احمدیہ بیت الذکر پر ایک ہندو نے پارٹیشن کے بعد قبضہ کر کے اسے گودام میں تبدیل کر دیا تھا۔ اب اس بیت الذکر کو بھی واہ گزار کروا کر آباد کر دیا گیا ہے۔ نور ہسپتال چونکہ اس کے پہلو میں واقع ہے اس لئے اس ہسپتال کا عملہ یہاں نمازیں پڑھتا ہے۔

قادیان کی نواحی بستیوں ننگل اور کاہلواں میں بھی احمدیہ بیوت الذکر موجود ہیں جہاں پنجوقتہ نداء ہوتی ہے اور نمازیں باجماعت ادا ہو رہی ہیں۔ ننگل تو ماشاءاللہ پُرانی معروف جماعت ہے جبکہ کاہلواں میں زیادہ تر نو مبائعین آکر آباد ہوئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ جب قادیان کی زندگی احمدیوں کے لئے اس قدر تکلیف دہ تھی کہ (بیت) میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے آنے سے روکا جاتا۔ راستہ میں کلّے گاڑ دیئے جاتے تا کہ گزرنے والے گریں اس وقت حضرت مسیح موعود نے بتایا مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔

(تذکرہ ص 665-666 ایڈیشن چہارم)

اسی طرح حضرت مصلح موعود ہی کی روایت کے مطابق حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک رویا سنایا تھا کہ ’’قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور مشرق کی طرف بھی بہت دور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے‘‘۔

(تذکرہ صفحہ 666 ایڈیشن چہارم)

اب 120 سال بعد ان الٰہی بشارتوں اور پیش خبریوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان میں 1991ء سے جن عالیشان عمارات کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا وہ سول لائنز روڈ پر ہے دریائے بیاس بھی اسی طرف ہے۔ 1991ء میں مجھے جب پہلی بار قادیان جانے کا موقعہ ملا تھا اس وقت ہم صرف بیت دارالانوار کو دیکھنے گئے تھے۔ اس کے علاوہ اردگرد کوئی عمارت نہ تھی۔ اور گھر بھی خال خال تھے اور وہ بھی ہندوؤں اور سکھوں کے مگر اب اس روڈ پر ریل پیل ہے۔ احمدی احباب نے اپنے ذاتی گھر بھی بنائے ہیں جبکہ سرائے طاہر کی خوبصورت اور عالیشان عمارت میں جامعہ احمدیہ کھل چکا ہے۔ اس کا سنگ بنیاد 21 ستمبر 2002ء کو رکھا گیا تھا جبکہ افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 23 دسمبر 2005ء کو کیا۔ اس کے ساتھ ہی کینڈا۔ امریکہ۔ لندن۔ جرمنی کے گیسٹ ہاؤسز ہیں اور اس کی پُشت پر جامعۃ المبشرین کی عمارت اور ہوسٹل ہے اور ساتھ پروفیسرز کے گھر آباد ہیں۔

امسال اس طرف جن عمارتوں کا اضافہ ہوا اُن میں انجمن کے دفاتر کی عمارت ہے جس میں MTA کا دفتر بھی شامل ہے اور احمدیہ مرکزی لائبریری کی خوبصورت بلند و بالا عمارت ہے۔ جس میں امسال کشمیر، گجرات وغیرہ کے مہمان ٹھہرائے گئے تھے۔ بیاس کی طرف جاتے ہوئے اس سڑک پر آخری عمارت آسٹریلیا کا گیسٹ ہاؤس ہے اُدھر دریائے بیاس جو قادیان سے 18 کلومیٹر ہے کی طرف بھی جماعت کو کاشتکاری کے لئے ایک بڑا رقبہ خرید کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور یوں دیواروں پر لکھے نوشتے پورے ہونے کے قریب ہیں کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے۔

جبکہ اسی جانب قادیان کی طرف سے بیت ناصر آباد کے پہلو میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے دفاتر اور بیوت الحمد کے کوارٹرز تعمیر ہو کر آباد ہو چکے ہیں اور دنیا بھر سے احمدی احباب نے اپنی سہولت کے لئے رہائش اختیار کرنے کے لئے فلیٹس تعمیر کروائے ہیں یہ عمارات بھی بہت خوبصورت ہیں امسال ان میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

امسال ’’سرائے وسیم‘‘ کے نام سے ایک نہایت ہی خوبصورت عمارت گیسٹ ہاؤس کے طور پر تعمیر ہو کر قادیان کی بستی کی خوبصورتی کا باعث بنی ہے اور اس کے سامنے ہومیو پیتھی ہسپتال بھی تعمیر ہو چکا ہے۔

نئی عمارات کی بات چلی ہے تو یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہرچوال روڈ جو بیاس کو جانے والی روڈ کو Cross کر کے بٹالہ روڈ اور ریتی چھلہ کو ملاتی ہے پر لجنہ ہال اور پریس کی عمارت بھی تعمیر ہو کر آخری مراحل پر ہیں اور اس روڈ پر ریتی چھلہ میں نور ہسپتال کی بہت بڑی خوبصورت عمارت گزشتہ تین چار سالوں سے تعمیر شدہ ہے جہاں اب سینکڑوں مریض بلاتمیز مذہب و نسل علاج کروانے کے لئے دور دور سے آتے ہیں اور صحت یاب ہوتے ہیں۔

ہرچوال کی ہی روڈ پر جانب ریتی چھلہ وائیٹ سائیٹ (وائیٹ ایوینو) کے نام سے ایک کالونی زیر تعمیر ہے۔ گو اس کو بنانے والے احمدی تو نہیں ہیں تاہم باہر سے آنے والے احمدی احباب نے اس میں زمین خرید کر بہت ہی خوبصورت کوٹھیاں بنائی ہیں اور یہاں بھی اب اکثریت احمدیوں کی ہو گئی ہے۔

نئی عمارات کی تعمیر اور پُرانی عمارات میں توسیع میں مقامات مقدسہ بھی ہیں۔ بہشتی مقبرہ کے اندر مقام ظہور قدرت ثانیہ کے مقام پر جہاں حضرت مسیح موعود کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور پیشگوئیوں کے مطابق قدرت ثانیہ کا آغاز ہوا ایک خوبصورت یادگار تعمیر ہو چکی ہے۔ اس یادگار پر قدرت ثانیہ کے حوالہ سے عبارات کندہ کی گئی ہیں اور شیشوں سے بنی اس یادگار پر پانی گرنے کا منظر آنکھوں کو بہت بھلا محسوس ہوتا ہے۔ اس یادگار کو جانے والے راستہ پر بھی ہر دو جانب مختلف زبانوں میں قدرت ثانیہ بارے عبارتیں لکھ کر لگوائی گئی ہیں جو لاریب اس یادگار کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی ہیں۔ گو ہم اس نئی تعمیر شدہ یادگار کو MTA پر دیکھتے رہتے ہیں مگر خود حاضر ہو کر اِسے دیکھنے کا مزہ ہی الگ ہے جہاں کھڑے کھڑے دل خدا تعالیٰ کی یاد میں گداز ہوتا ہے اور آستانہ الٰہی پر جھکنے کو کرتا ہے کہ جس خلافت کا آغاز اس مبارک جگہ سے ہوا تھا آغاز میں بڑے بڑے علماء بھی الگ ہو گئے تھے اور خزانے میں چند آنے بچے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ چٹان کی طرح مضبوط ہے۔ یہ ننھا منا پودا اب ایک سدا بہار درخت کی شکل اختیار کر گیا ہے کہ جس کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ زمین میں پیوست ہیں اور شاخوں پر لگنے والے مختلف رنگ برنگے پھلوں سے دنیا بھر کے کروڑوں روحانی پرندے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اب کوئی آندھی یا مخالفت اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔

دارالمسیح میں داخل ہوتے ہی دل و جان میں ایک روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود نے شب و روز گزارے اور دین حق کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے بزرگ افراد اس مقام میں رہتے رہے اور حضرت مسیح موعود کی اقتداء میں انہوں نے وہاں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کی کوششیں کیں۔ بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کیں۔

اسی جگہ پر بیت اقصیٰ ہے جس کو دنیا میں قبولیت اور عزت کا شرف حاصل ہوا ہے اور روئے زمین کی نہایت ممتاز اور مقبول بیوت الذکر میں شمار ہوتا ہے جہاں سے شوکت دین حق ظاہر ہو رہی ہے۔ اس کے ایک حصہ میں آپ نے عیدالاضحیٰ پر اللہ تعالیٰ کے اذن سے عربی میں ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہی وہ مقدس بیت الذکر ہے جہاں سے جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ ہاں وہ جلسہ سالانہ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے 1891ء میں جلسہ سالانہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین حق) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 281-282)

ہاں وہ جلسہ سالانہ جس میں پہلی بار 75 افراد نے شرکت کی تھی اور اب دُنیا بھر میں 100 سے زائد ممالک میں یہ سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے اور لنگر مسیح موعود کا اجراء ہوتا ہے اور ہزاروں افراد اس سے ہر سال فیضیاب ہوتے ہیں۔

اب تو MTA کے ذریعہ اس جلسہ کا سماں گھر گھر دیکھنے کو ملتا ہے۔ قادیان کے جلسہ کی تو بات ہی نرالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے قوموں کی تیاری کی نوید حضرت مسیح موعود کو سُنائی تھی۔ اب اندرون ہند اور بیرون ممالک کی قومیں اس جلسہ میں شمولیت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے شامل ہوتی ہیں اور بیت اقصیٰ باوجود دو توسیعوں کے تنگ پڑ جاتی ہے۔ اس لیے اس کے مشرقی جانب کے دفاتر گرا کر تین بڑے ہال بنائے گئے ہیں۔ Basement میں بنائے گئے ہال کو تو پُرانی Basement کے ہال سے ملا کر نمازیوں کے لئے وُسعت پیدا کی گئی ہے جبکہ گراؤنڈ فلور اور بالائی منزل پر تعمیر ہونے والے دو ہال نے بیت اقصیٰ کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا ہے اور یوں بیت اقصیٰ میں اب 5000 سے زائد نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ بیت اقصیٰ کا پرانا حصہ جو حضرت مسیح موعود کے والد محترم نے تعمیر کروایا تھا۔ مغلیہ دور کی عکاسی کرتا ہے۔ ایک بزرگ احمدی جو پاکستان سے پہلی بار قادیان گئے تھے۔ اسے دیکھ کر اس کی خوبصورتی پر یوں تبصرہ کرنے لگے کہ ’’ہے تے چھوٹی جئی لیکن رنجھاں نال بنائی اے‘‘ کیونکہ اس کے نقش و نگار آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں۔

دارالمسیح کے اندر مرمتوں کا کام ابھی جاری ہے جلسہ سالانہ کے دنوں میں نمازوں کی ادائیگی کے لیے مستورات بیت المبارک جاتی ہیں جو مستورات کے لئے ناکافی ہوتی تھی۔ اب مستورات ان مکانات میں بھی نماز بآسانی ادا کرتی ہیں اور بیت المبارک کی چھت پر فائبر شیڈ بھی ڈال دیا گیا ہے۔ تاکہ مستورات کے لئے نمازوں کی ادائیگی میں آسانی رہے۔

بیت اقصیٰ میں ایک خوشنما اور دلکش منارۃ المسیح بھی ہے جو 105 فٹ اونچا ہے۔ اس کی تین منزلیں ہیں 92 سیڑھیاں اور اوپر گنبد ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کا سنگ بنیاد پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے پاک نام کو بلند کرنے کے لئے رکھا۔ اس کی تین اغراض تھیں۔

1- پانچ وقت کی نداء ہو اور توحید کی آواز ہر کان تک پہنچے۔ اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ اب واقعی وقت آ گیا ہے کہ توحید کی آواز ہر ایک کان تک پہنچے۔

2- اس منارہ پر ایک لالٹین نصب ہو تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ آسمانی روشنی کا وقت آ گیا ہے۔

3- اس پر ایک گھنٹہ نصب کیا جائے تا کہ انسان اپنے وقت کو پہچانے اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔ نیز یہ کہ یہ منار مسیح کے وقت کے لئے یاددھانی ہے اور مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 400-402)

الحمدللہ یہ تینوں اغراض آج بھی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ نداء تو پنجوقتہ بلند ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے والد محترم حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب نے یہ وصیت کی تھی کہ ’’بیت الذکر کے ایک گوشہ میں میری قبر ہو تا خدائے عزوجل کا نام مرے کان میں پڑتا رہے۔ کیا عجب کہ یہی ذریعہ مغفرت ہو‘‘۔ (قادیان دارالامان صفحہ 55)

الحمد للہ کیا عمدگی سے یہ الفاظ پورے ہو رہے ہیں۔

روشنی کے لئے آغاز میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے گیس کے ہنڈے آویزاں کئے گئے تھے۔ 1935ء کے آغاز میں اس کے چاروں طرف بجلی کے طاقتور قمقمے لگائے گئے اور جہاں تک گھنٹہ نصب کرنے کا تعلق ہے حضرت مصلح موعود نے 1931ء میں ایک نادر قسم کا ٹاور کلاک لگوایا تھا۔ جس کے ڈائل چاروں طرف تھے جو ہر گھنٹہ گزرنے کی اطلاع بھی دیتے تھے۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ وہ خراب ہو چکے تھے اس جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ایک بہت ہی قیمتی کلاک نصب کروایا گیا مجھے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے بتایا کہ یہ کلاک چنائی تامل ناڈو سے آرڈر پر تیار ہو کر آیا ہے۔ اس کے لگتے ہی منارۃ المسیح کی خوبصورتی دوبالا ہو گئی۔ جس کے ڈائل چاروں طرف تھے اور بلب سے روشن ہیں اور ہر گھنٹہ کی اطلاع ٹن ٹن بجا کر دیتے ہیں جبکہ ہر نصف گھنٹہ کی اطلاع بھی ہوتی ہے۔ اور اس کی آواز بہت دُور دُور تک سنائی دیتی ہے۔ سرائے طاہر جو یہاں سے ڈیڑھ دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہو گا بآسانی اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔

مجھے مکرم حاجی رشید الدین صاحب صدر عمومی نے بتایا کہ قادیان کا پھیلاؤ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب اس کے آٹھ محلّہ جات ہیں 4500 احمدی افراد رہتے ہیں جو اپنی اپنی بیوت الذکر میں نماز ادا کرتے ہیں جبکہ نماز جمعہ کے لئے بیت اقصیٰ اکھٹے ہوتے ہیں۔ بھارت کی مختلف علاقوں سے لوگ بالخصوص نو مبائعین قادیان منتقل ہو رہے ہیں۔ مجھے مکرم مولانا محمد انعام

غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے بتلایا کہ بہار، کشمیر، اڑیسہ اور بنگال سے سینکڑوں لوگ قادیان منتقل ہو کر اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ درویشان قادیان جنہوں نے پارٹیشن کے بعد قادیان کی حفاظت کا بیڑہ اُٹھایا تھا کی تعداد اب صرف 18-20 رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و حیات میں ترقی عطا فرمائے۔

جلسہ سالانہ خواہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو رہا ہو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے بالخصوص قادیان جس کے بارہ میں مخالفین نے اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی دھمکیاں دی تھیں اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ نے مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ ''خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ...... کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 97 جدید ایڈیشن)

اس پیشگوئی کو ہم ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ کا انتظام بھی بیت ناصر آباد کے سامنے کیا گیا تھا۔ جہاں 26 ممالک سے مختلف قومیتوں کے 19 ہزار متوالے جمع تھے۔ ان کے لئے ملیالم، تامل، بنگلہ، کنڈ، تلگو اور انگلش زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ ان کے کھانے کے لئے دارالضیافت کے علاوہ 3 لنگر خانے جاری تھے۔

اس جلسہ کا اہم پہلو پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب تھا جو جلسہ سالانہ کے شرکاء کو حضور نے مخاطب ہو کر فرمایا اور ہم نے نہ صرف MTA کے ذریعہ اِسے سُنا بلکہ دُنیا بھر کے احمدی احباب و خواتین نے بھی اِسے سُننے کی سعادت پائی۔

اس خطاب میں حضور انور نے احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے، اپنے اندر روحانی تبدیلیاں لانے، اعلیٰ اخلاق اپنانے اور نظام جماعت کی اطاعت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے شاملین جلسہ کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی دُعاؤں کو شامل کر کے کچھ دعائیں کیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے حق میں یہ دعائیں قبول فرماتا رہے۔

حضور انور نے خطاب کے اختتام پر رقت آمیز اور پُرسوز دُعا کروائی جس میں ہر فرد نے آنسوؤں سے تر آنکھوں کے ساتھ شمولیت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2005ء میں قادیان کا تاریخی دورہ فرمایا اس کے اختتام پر جو خطبہ آپ نے لندن واپس جا کر ارشاد فرمایا اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ

''عجیب نشہ ہے حضرت مسیح موعود کی اس بستی کا''

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 47)

یہاں آکر واقعتاً طبیعتیں مست ہو جاتی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایک اجلاس میں ایک مربی صاحب نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ ''عجیب جذبہ ہے ان تقاریر میں'' میں نے کہا یہ روحانی ماحول کا اثر ہے ہر ایک دل پگھلا ہوا ہے۔

احمدی احباب جس محبت اور پیار کو سمیٹنے کے لئے قادیان گئے تھے وہ ان کی اداؤں سے نظر آتا تھا۔ جلسہ سالانہ کا پنڈال ہو با قاعدہ پوری توجہ سے تمام تقاریر سنیں۔ بیت اقصیٰ ہو جس کی تعمیر کے متعلق ایک شخص نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ اتنی بڑی بیت کی کیا ضرورت ہے۔ کس نے نماز پڑھنی ہے یہاں تو چمگادڑ ہی رہا کریں گے۔ (قادیان دارالامان صفحہ 55) اب نمازیوں سے پُر تھی۔ باوجود وسیع ہونے کے تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ احباب میں آگے جا کر بیٹھنے کی دوڑ لگی رہتی تھی اور مبارک جگہوں پر نفل پڑھنے میں مصروف نظر آتے تھے۔ جہاں حضرت مسیح موعود مسند نشین ہوا کرتے یا عبادات بجا لاتے تھے۔ نمازوں میں بھی احباب کا خشوع و خضوع دیدنی تھا۔ نمازوں کے بعد اکثر کی آنکھیں نم نظر آتی تھیں مگر نماز تہجد میں تو ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی۔ احباب کی زیر لب رونے کی آوازیں عام سنائی دیتی تھی۔ امام صاحب جب قرآن یا احادیث میں درج دُعاؤں کو نماز تہجد میں بلند آواز سے دہراتے تو دل کے اندر سے درد بھری آواز میں ''آمین'' کے الفاظ سننے کو ملتے۔ بالخصوص میں نے محسوس کیا کہ جب امام وقت کے لئے دعاؤں کو دہرایا جاتا تو مقتدیوں کی اپنے امام سے بے مثال اور لازوال محبت کے پیش نظر ''آمین'' کی صداؤں میں ایک خاص رقت پیدا ہو جاتی۔ گویا یہ اُن مبارک لوگوں میں شامل تھے جن پر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی روایت کے مطابق حضرت مسیح موعود کو اپنی جماعت کے رونے والوں پر فخر تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 620 روایت 666)

نظام جماعت کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ بڑا چھوٹا، مرد و عورت اور افسر و ماتحت سب ہی نظام جماعت کو Follow کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ کوئی شخص نظام جماعت سے بالا نہ تھا۔ سبھی قطار میں لگے اپنی باری کا انتظار کرتے اور سیکیورٹی کروا رہے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیت اقصیٰ سے نکلتے وقت رش بہت ہوتا اور گزرنے کا راستہ بھی بہت تنگ ہے مگر ہر آدمی آرام سے اور نظام کے اندر رہتے ہوئے دھیرے دھیرے اپنا قدم آگے بڑھاتے ہوئے اپنے ساتھ کھڑے یا چلتے بزرگ کو ترجیح دیتا نظر آیا۔ کوئی دھکم پیل نہ تھی۔ یہاں سالہا سال سے اس قدر رش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا کیونکہ ہم میں سے ہر ایک نظام جماعت سے بندھا ہوا ہے۔

یہ ہمارا تجربہ ہے کہ سورج کی روشنی اور گرمائش میں زیادہ کام ہوتا ہے۔ مشین جب چلتی چلتی گرم ہوتی ہے تو اس کی پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے یہی کیفیت روحانی دُنیا میں بھی ہے ہر فرد جماعت میں ایک خاص روحانی گرمائش پیدا ہو چکی ہوتی تھی۔ عجیب نشہ تھا۔ عجب مستی تھی۔ جو ہر فرد پر ہی تھی۔ حضرت مسیح موعود کے یہ متوالے حضرت مسیح موعود کی دُعاؤں سے جھولیاں بھرنے کے لئے بے چین نظر آئے۔

بوڑھے سے بوڑھا آدمی بھی، بیمار اور کمزور افراد بھی فرط محبت میں چلتے ہی چلتے نظر آتے ہیں۔ کوئی بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک پر حاضری کے لئے بڑھ رہا تھا جسے وہاں دعا کر کے عجیب سکون ملتا تھا۔ کسی کا رُخ بیت الدعا میں جا کر دعا کر کے اپنے جسم و روح کو تسکین پہنچانے کے لئے ہوتا۔ باوجود گیس کے ہیٹر نہ ہونے کے کسی کو کوئی سردی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ گو جماعتی نظام کے تحت بھی اور انفرادی طور پر گھروں میں بھی احباب نے الیکٹرک ہیٹر یا LPG گیس کے گیزرز کے ذریعہ گرم پانی کا انتظام کر رکھا تھا مگر اتنی بڑی تعداد میں کہاں گرم پانی نصیب ہوتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتے نظر آتے تا بروقت بیت اقصیٰ پہنچ کر نماز ادا کر کے اپنی روحانی پیاس بجھا سکیں۔

بیت الدعا، بیت الفکر، بیت مبارک، بیت الرضایت۔ چھینٹوں والے کمرے اور بیت اقصیٰ میں احمدی احباب حضرت مسیح موعود سے عظیم محبت کے پیش نظر مختلف جگہوں کا چکر لگاتے اور قدم رکھتے نظر آئے کہ شاید پیارے وجود حضرت مسیح موعود کا قدم یہاں پڑا ہو۔ مگر یہ تمام عمل اللہ تعالیٰ کی محبت میں تھا اور شعائر اللہ کی تعظیم کی خاطر۔ گویا ہر فرد جماعت اس شعر کی عکاسی کر رہا تھا۔

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اسی راہ گزر سے

قادیان کی آبادی اور وہاں کے اژدھام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کو بہت پہلے خبر دی گئی تھی کہ پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔

(تذکرہ)

یہ کیفیت جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان کے بازاروں کی ہو جاتی ہے اور امسال بھی اس بشارت کو پورا ہوتے دیکھا۔ فالحمدللہ علی ذلک

یہ تو خاکسار نے اپنے جذبات قلم بند کر دیئے۔ مگر آنکھ جو دیکھتی ہے وہ لب پر آ سکتا نہیں ایسے لمحات کو تحریر میں لانا ذرا مشکل ہوتا ہے۔

جہاں تک جلسہ سالانہ میں سکھوں اور ہندوؤں اور دیگر کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ لیڈر حضرات کی شمولیت اور اپنے خیالات کے اظہار کا تعلق ہے وہ بھی ہمارے عالمگیر جلسہ سالانہ کا ایک دلکش اور دلربا باب ہے۔ اس جلسہ میں بھی مختلف کمیونٹی کے ایسے افراد نے شرکت کی جن کے مریدوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ بالخصوص دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں ایسے مہمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ان تمام نے جماعت احمدیہ کے نعرہ Love for all Hatred for none کو بہت سراہا اور کہا کہ جماعت احمدیہ امن و آشتی کی جماعت ہے اور قادیان آکر سکون ملتا ہے۔ جاپان سے آئے ہوئے احمدی جاپانی دوست مکرم اویس صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ میں جب پہلی بار پاکستان آیا تو میری کسی احمدی سے ملاقات ہوئی تو اس نے ربوہ زیارت کے لئے دعوت دی۔ تب چھپ چھپا کر ربوہ آیا۔ جہاں مجھے دین حق کی صحیح تصویر نظر آئی۔ میں ربوہ کا ہی ہو کر رہ گیا۔

میڈیا نے بھی اس جلسہ کو بہت Coverage دی۔ پرنٹ میڈیا میں انڈیا کے تمام بڑے اخبارات نے جلسہ کی خبر دی۔ جیسے ہندسمہ چار نے رنگین ایڈیشن میں جماعت کا تعارف کروایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ دیا اور الیکٹرک میڈیا نے جہاں خبروں میں جگہ دی وہاں ٹائم ٹی وی نے آدھ گھنٹہ کی Documentry فلم دو دفعہ نشر کی۔

یہاں ان تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جن کی کاوشوں سے ویزہ کے حصول ممکن ہو سکے اور ہم قادیان کی مبارک بستی کی زیارت کر سکے۔

قادیان جلسہ سالانہ میں آنکھوں دیکھا حال ضبط تحریر میں لاتے ہوئے اگر اہالیان قادیان کے جوش و جذبہ اور مہمان نوازی کا ذکر نہ کیا جائے تو حق تلفی ہوگی۔ اہالیان قادیان نے تمام مہمانوں کا پُرجوش استقبال کیا۔ اپنے گھروں کے دروازے مہمانوں کے لئے کھول دیئے۔ ہر خادم، ہر ناصر، ہر لجنہ ممبر مہمانوں کی خدمت کرتے نظر آئے۔ کوئی کھانا لا کر دے رہا تھا کوئی بستر مہیا کر رہا تھا۔ میں نے تو ایک ناظر صاحب کو بالٹی اور پونا ہاتھ میں پکڑے کھانا تقسیم ہونے والے پوائنٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا جو اپنے گھر میں مقیم مہمانوں کے لئے کھانا لانے جا رہے تھے۔ الغرض قادیان کے ہر ایک باسی نے اپنی طاقت سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ اہالیان قادیان کو ان کی خدمات کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ دنیا بھر سے قادیان جلسہ میں شمولیت کے لئے سفر کرنے والوں کے سفر کو مبارک کرے اور وہ احمدی احباب جو کسی مجبوری کی وجہ سے شمولیت نہ کر سکے اور ایم ٹی اے سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان تمام کو حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفاء کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔

اللہ وہ عظیم ذات ہے جو اپنے بندوں کی آرزوؤں، جذبات کا خیال رکھتا اور دُعاؤں کو سُنتا ہے۔ اسی کے فضل کے طفیل یہ مبارک سفر ممکن ہو سکا ہم اس ذات کے لئے اللہ اکبر، سبحان اللہ کی صدا بلند کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد محمود اقبال صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ سارہ طلحہ صاحبہ اہلیہ مکرم طلحہ مجید صاحب ابن مکرم مبارک مجید صاحب کو مورخہ 27 دسمبر 2009ء کو بیٹا عطا فرمایا جس کا نام ریان طلحہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود والد کی طرف سے حضرت مولانا غلام احمد صاحب آف بدوملہی اور والدہ کی طرف سے حضرت غلام محمد صاحب ثانی رفیق حضرت مسیح موعود لاہور کی نسل سے ہے۔

اسی طرح خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ نبیلہ صدف صاحبہ اہلیہ مکرم عاصم مسعود صاحب ابن مکرم محمد مسعود اقبال صاحب کو بفضل اللہ تعالیٰ یکم جنوری 2010ء کو وینکوور کینیڈا میں بیٹا ہوا ہے۔ جس کا نام دانیال تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود حضرت غلام محمد صاحب ثانی اور مکرم آغا محمود الٰہی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دونوں بچوں کے نیک، صالح، خادم دین، درازی عمر والا اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم کافی عرصہ سے جوڑوں میں درد کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ اب کچھ دنوں سے بیماری میں مزید شدت آ گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ کو محض اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے اور انہیں لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوج محترمہ نصرت کریم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ کریم اللہ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور جناح ہسپتال لاہور کے I.C.U میں انتہائی تشویشناک حالت میں داخل ہیں۔ مسلسل آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ نیز خون بھی دیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وتندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

مکرم طاہر احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ حافظہ عافیہ طاہر نے چنیوٹ میں ڈسٹرکٹ لیول پر ہونے والے ادبی مقابلہ جات میں انٹر لیول پر English essay writing Competition میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ تقریب انعامات میں عزیزہ کو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی طرف سے سرٹیفکیٹ اور 16 ہزار روپے نقد بطور انعام پیش کئے گئے۔ عزیزہ دین کالج چنیوٹ میں ایف ایس سی پری میڈیکل کی طالبہ ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور دین کی خدمت کرنے والی بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تین ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب چند دنوں سے حالت زیادہ تشویشناک ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم مرزا نسیم احمد صاحب برلاس سیکرٹری امانت تربیت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ہمشیرہ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ راولپنڈی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ مسعودہ نگین صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ سانس اور پھیپھڑوں کی تکلیف ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 21 اور 28 جنوری 2010ء کو بوقت 10:00 بجے تا دوپہر 1:30 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے/دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب وخواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کامیابی

(مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

سالانہ سپورٹس کے سلسلے میں ضلعی سطح پر اتھلیٹکس کے مقابلہ جات گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہوئے، جن میں سات سکولز کی طالبات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مریم گرلز ہائی سکول کی طالبات عزیزہ حبۃ البصیر (جماعت نہم) نے ڈسکس تھرو اور شاٹ پٹ تھرو میں دوم جبکہ جیولن تھرو اور 800 میٹر سادہ دوڑ میں سوم پوزیشن حاصل کی۔ عزیزہ خولہ منور (جماعت ہفتم) نے 100 میٹر رکاوٹی دوڑ میں دوم اور عزیزہ نعمانہ سلطان (جماعت ہشتم) نے 200 میٹر سادہ دوڑ میں سوم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ زاہدہ ورک صاحبہ ترکہ مکرم محمد اسحٰق ورک صاحب)

مکرمہ زاہدہ ورک صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد اسحٰق ورک صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 14/24 دارالرحمت شرقی (ب) برقبہ 1 کنال 10 مرلے منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم شاہد ورک صاحب مرحوم کے ورثاء خاکسارہ کے حق میں جبکہ مکرم محمد حامد ورک صاحب، مکرم زاہد ورک صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں حصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم سلمان ورک صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم عثمان ورک صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم خالد ورک صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم محمد حامد ورک صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم زاہد ورک صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ زاہدہ ورک صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ شاہدہ ورک صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ راشدہ صہیب صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرم شاہد ورک صاحب مرحوم (بیٹا)

ورثاء مرحوم

(i) مکرمہ نویدہ مبارکہ صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم عمیر ورک صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم زبیر ورک صاحب (بیٹا)
(iv) مکرمہ رابعہ ورک صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆......☆......☆

اردو ناول نگار۔ قرۃ العین حیدر

اردو کے افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں میں قرۃ العین حیدر کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کی پیدائش 20 جنوری 1926ء کو ہوئی۔

وہ مشہور انشا پرداز سید سجاد حیدر یلدرم کی صاحبزادی ہیں۔ بچپن کا زمانہ جزائر انڈمان میں گزارا ان کے والد ریونیو کمشنر تھے۔ اس کے بعد ڈیرہ دون کانونٹ میں تعلیم حاصل کی اور 1947ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

تقریباً اسی زمانے میں افسانہ نویسی کا آغاز کیا ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ستاروں سے آگے تھا۔ جسے جدید افسانہ کا نقطۂ آغاز قرار دیا جا سکتا ہے۔ 1947ء میں وہ پاکستان چلی آئیں جہاں وہ حکومت پاکستان کے شعبہ اطلاعات و فلم سے وابستہ ہو گئیں۔ یہاں ان کے کئی ناول شائع ہوئے جن میں میرے بھی صنم خانے سفینۂ غم دل اور آگ کا دریا قابل ذکر ہیں۔ آخرالذکر ناول کی اشاعت پر پاکستانی پریس نے ان کے خلاف تاریخ کے عقیدے کے پرچار پر بڑی سخت مہم چلائی جس پر وہ واپس ہندوستان چلی گئیں۔

ہندوستان جانے کے بعد ان کے کئی افسانوی مجموعے، ناولٹ اور ناول شائع ہوئے جن میں "ہاؤسنگ سوسائٹی، پت جھڑ کی آواز، روشنی کی رفتار، گلگشت، ستیاہرن چائے کے باغات، اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجو، جہان دیگر، دلربا اور گردش رنگ چمن قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا سوانحی ناول "کار جہاں دراز ہے" بھی دو جلدوں میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ 1990ء میں انہیں حکومت ہندوستان نے 1989ء کا گیان پتی ایوارڈ دینے کا اعلان کیا۔ جو ہندوستان کا ایک بہت بڑا ادبی ایوارڈ ہے۔ 2007ء میں وفات ہوئی۔

خبریں

بجلی، گیس، پٹرول سستا کر کے دکھاؤں گا

صدر زرداری نے کہا ہے کہ سازشی ٹولے کو میرا ایوان میں بیٹھنا ہضم نہیں ہو رہا، میں موت سے نہیں ڈرتا بلکہ موت کے پیچھے بھاگتا ہوں۔ بجلی، پٹرول اور گیس سستا کر کے دکھاؤں گا، غریبوں کو روٹی، کپڑا اور مکان دیں گے، تین سال بعد پانی، بجلی اور روزگار کا کوئی مسئلہ نہیں رہے گا، ملکی ترقی کے لئے دن رات ایک کر دیں گے، صدر نے فیصل آباد نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی کیلئے 10 کروڑ روپے کا اعلان بھی کیا۔ صدر نے فیصل آباد میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ بہت جلد تمام بحرانوں پر قابو پا لیا جائے گا۔

سازش کے ذریعے سپریم کورٹ سے اپنے حق میں فیصلہ نہیں کرایا جا سکتا

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ سازش کے ذریعے سپریم کورٹ سے اپنے حق میں فیصلہ نہیں کرایا جا سکتا۔ عدالت ہزاروں، لاکھوں مقدمات کی سماعت کرتی ہے، ہم کسی سے متاثر نہیں ہوتے، قانون اور مقدمہ کے حالات و واقعات کو دیکھتے ہوئے فیصلے کرتے ہیں۔

کابل میں صدارتی محل کے قریب خودکش حملہ 12 افراد ہلاک

افغان دارالحکومت کابل میں نئی افغان کابینہ کی تقریب حلف برداری کے دوران صدارتی محل کے قریب طالبان کے خودکش حملے اور سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں پولیس اہلکاروں اور طالبان سمیت 12 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ وزارت داخلہ نے ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ واقعے میں 71 افراد زخمی ہوئے جن میں 35 شہری شامل ہیں۔ طالبان نے حملے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

تحریک طالبان کے 30 خودکش بمبار پنجاب میں داخل ہو گئے

حساس اداروں اور پولیس کی رپورٹ کے مطابق کالعدم تحریک طالبان نے دہشت گردی کی بڑی وارداتوں کیلئے 30 خودکش بمبار پنجاب میں داخل کر دیئے گئے ہیں جو میڈیا، پریس کلب، عوامی اور سیاسی شخصیات کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق پنجاب پولیس کو مراسلہ موصول ہوا ہے کہ کالعدم تحریک طالبان کے خودکش حملہ آور لاہور میں دہشت گردی کی وارداتیں کر سکتے ہیں۔

فوری رابطہ کریں

۞ مکرم ماجد محمود صاحب سابقہ ایڈریس انسپکٹر نظارت مال آمد ربوہ وکالت وقف نو سے فوری رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

ایم ٹی اے کے پروگرام

27 جنوری 2010ء

12-30 am	عربی سروس
1-30 am	سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	گلشن وقف نو
3-00 am	مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع
3-50 am	انتخاب سخن 24 اکتوبر 2009ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-30 am	تلاوت
5-40 am	یسرنا القرآن
6-20 am	لقاء مع العرب
7-25 am	عربی سیکھئے
7-55 am	خبرنامہ اور ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-30 am	سوال وجواب
9-35 am	یو۔کے بیت کا سفر
10-15 am	مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع
11-00 am	تلاوت، اور سیرت النبی ﷺ
11-30 am	کالنگ آل کڈس
11-50 am	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
12-20 pm	سوال وجواب
2-45 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سواحیلی سروس
5-00 pm	تلاوت اور سیرت النبی ﷺ
5-25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 1986ء
6-30 pm	بنگلہ پروگرام
7-35 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
8-45 pm	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
9-50 pm	سوال وجواب
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

28 جنوری 2010ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-10 am	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
3-10 am	جلسہ سالانہ جرمنی
4-25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 1986ء
5-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-50 am	تلاوت، سیرت النبی ﷺ
6-25 am	لقاء مع العرب
7-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 1986ء
8-55 am	کالنگ آل کڈس
9-15 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-35 am	چلڈرن کلاس
12-35 pm	خلافت احمدیہ
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	ملاقات
3-20 pm	انڈونیشین سروس
4-30 pm	پشتو سروس
5-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات
5-20 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	خطاب جلسہ سالانہ
6-45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 2010ء
7-50 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-10 pm	خلافت احمدیہ
9-30 pm	یسرنا القرآن
9-50 pm	ملاقات
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:33

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph: 021-2724606 2724609

47- Tibet Centre M.A. Jinnah Road, KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021-2724606 2724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434 -6211434

ضرورت برائے آفس بوائے اینڈ گارڈ (چوکیدار) لاہور

ہمارے آفس لاہور کیلئے آفس بوائے اور گارڈ (چوکیدار) کی فوری ضرورت ہے۔ آفس بوائے کو کھانا پکانا آنا چاہئے اور کم از کم آٹھویں جماعت پاس ہو۔ گارڈ کے پاس اپنا اسلحہ اور لائسنس ہونا چاہئے۔ لاہور سے باہر تعلق رکھنے کی صورت میں رہائش فراہم کی جائے گی۔

رابطہ: فرخ لقمان احمد فیصل ٹاؤن C-67 لاہور
042-35162310

FD-10